بسم اللہ الرحمن الرحیم

دعوت اسلامی

کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والوں کا تجزیہ

پیشکش: صدائے قلب

16 اپریل 2024

سوشل میڈیا اور ویوز Views

ہم جس دور میں رہ رہے ہیں یہاں ملک و دین کے متعلق کئی باتیں کرنے والے یوٹیوبر لوگ ہوتے ہیں جن کا اصل مقصد زیادہ لوگوں کو اپنی ویڈیو دکھا کر پیسے کمانا ہوتا ہے، اسی لیے یہ ہر وہ موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے جو ایشو عوام میں چل رہا ہو۔ اینکرز حضرات نے ٹی وی چینلز پر لوگوں کو گمراہ کیا اور اپنا پروگرام چلانے کے لیے سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ ثابت کیا، پھر دیکھتے ہی دیکھتے ہیں کئی اینکرز نے اپنی فیس بک پیج اور یوٹیوب چینل بنا کر اس میں سے بھی کمائی شروع کر دی۔

دین کا نام لے کر مرزا انجینئر نے بھی اپنے یوٹیوب چینل سے شہرت اور پیسہ کمایا اور اپنی ویڈیوز کو زیادہ مشہور کرنے کے لیے بزرگ ہستیوں کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا، درو وراٹھی جیسے ہندو بندے کے ساتھ حفظہ اللہ جیسے کلمات لگا کر اپنی اس ویڈیو کو ملین میں لے گیا۔

اقرار الحسن نے حق خطیب کے خلاف ویڈیوز بنا کر کروڑوں روپے کمائے اور کئی وہابی اور دیگر مولویوں نے ان کو اپنا بہنوئی سمجھ لیا۔ جیسے بہنوئی کو بندہ دعوت دیتا ہے کہ آپ میری دعوت قبول کریں اسی طرح کئی وہابیوں اور دیگر بُغض کے مارے مولویوں نے مستند بزرگوں کے خلاف کاروائی کرنے کی اقرار الحسن کو دعوت دینا شروع کر دی۔

اسی دوران مبشر لقمان کے منہ میں بھی پانی آیا اور اس نے بھی دعوت اسلامی کے خلاف بے ڈھنگی سی ویڈیو بنا کر اقرار الحسن کی طرح پیسہ کمانا چاہا، لیکن خوب ذلیل ہوا۔

اس وقت کئی لوگ سوشل میڈیا پر سرگرم ہیں اور دعوت اسلامی کے خلاف ویڈیوز بنا کر ویوز حاصل کرنے کی مذموم کوشش میں ہیں۔

ولادتِ امیر اہل سنت منانا شرعی تناظر میں

عام دنیادار لوگوں کا اپنی سالگرہ منانا رائج ہے اور شریعت کے دائرے میں رہ کر اس کا کوئی اہتمام کرتا ہے تو شرعاً حرج نہیں۔ دینی شخصیات کا بھی یوم ولادت منایا جاتا ہے اور یہ صرف حضور علیہ السلام کے ساتھ خاص نہیں بلکہ دیگر ہستیوں کا بھی یوم ولادت منایا جاتا رہا ہے۔

رئیس المتکلمین، والدِ اعلیٰ حضرت، مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

امام شعرانی نے اپنی کتاب مستطاب "لواقح الانوار" میں حضرت قطب کبیر سیدنا احمد کبیر بدوی رضی اللہ عنہ کے میلادِ مبارک کی مجلس میں، جو بڑی دھوم اور مہینوں کی راہ سے مسلمانوں کے ہجوم کے ساتھ، مصر میں منعقد ہوتی ہے، خود اپنا بارہا شریک ہونا اور اس کے عظیم و جلیل مدائح و برکات، یہاں تک کہ اس پر انکار کیے سے بعض اشخاص کا ایمان زائل ہو جانا بتایا۔ (اذاقۃ الآثام، صفحہ 196، مکتبہ برکات المدینہ، کراچی)

حضور تاج الشریعہ بدر الطریقہ قدس سرہ العزیز سے سوال ہوا کہ بزرگانِ دین اور علمائے اہل سنت کا یوم ولادت منانا کیسا؟ تو آپ قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ جائز ہے اور شرعی طریقے پر ذکر، دورود، تلاوت قرآن اور مواعظ حسنہ کے ذریعے سے اُن کو یاد کیا جائے۔

(https://jamiaturraza.com/session/2Jan11/15.mp3)

1445 کے رمضان المبارک میں امیر اہل سنت مولانا محمد الیاس عطار قادری صاحب کی ولادت کی خوشی مناتے ہوئے ایک نعت خواں نے مدنی چینل پر کچھ ایسے نعرے لگائے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جشن ولادت پر لگائے جاتے ہیں جیسے سالار کی آمد، منٹھار کی آمد وغیرہ۔ علمائے کرام نے اس حوالے سے اصلاح فرمائی کہ اگرچہ ان نعروں میں شرعا کوئی گستاخی وغیرہ نہیں لیکن یہ نعرے چونکہ مسلمانوں میں حضور علیہ السلام کی ولادت کے لیے رائج ہے اس لیے کسی اور کے لیے لگانا باعث تشویش ہے اس لیے مناسب یہی ہے کہ اس کو نہ لگایا جائے۔ دارالافتاء اہل سنت اور علمائے کرام کی اس بات پر اراکینِ شوریٰ نے لبیک کہا اور ویڈیو کلپ میں وضاحتی بیان بھی دیا اور آئندہ احتیاط کرنے کا بھی کہا۔

علمائے اہل سنت اس وضاحتی ویڈیو کلپ پر مطمئن ہوگئے لیکن نیم رافضی ٹولہ جن کو ایک عرصے سے دعوت اسلامی کا دفاعِ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک آنکھ نہیں بھاتا اور وہ گاہے بگاہے خرافات بکتے رہتے ہیں انہوں نے اس موقع کو غنیمت جانا اور اپنی بھڑاس نکالنا شروع کر دی اور پچھلی وہ باتیں بھی زیر بحث لے آئے جن

سے رجوع ہو چکا ہے جیسے امیر اہل سنت کے بالوں کو موئے مبارک کہنے پر ایک عرصہ پہلے رجوع ہو چکا تھا لیکن اس پر بھی اعتراضات کرنا شروع ہو گئے اور کئی مولوی حضرات اس پروپیگنڈہ کا شکار ہو گئے۔

ولادتِ امیر اہل سنت کے موقع پر لگائے گئے نعروں کی شرعی حیثیت

جس طرح حضور علیہ السلام کے بال مبارک کو موئے مبارک کہا جاتا ہے، اسی طرح اگر کسی دوسری بزرگ ہستی کے بالوں کو موئے مبارک کہہ دیا جائے تو شرعاً قابل گرفت نہیں کیونکہ جس طرح دیگر بزرگوں سے نسبت رکھنے والی اشیاء کو مبارک کہا جاتا ہے تو بالوں کو بھی مبارک کہہ دینا جائز ہے۔ تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے بال مبارک کی تصویر نیٹ پر موجود ہے جسے کے ساتھ موئے مبارک لکھا ہے۔

یونہی ولادتِ امیر اہل سنت کے موقع جو نعرے لگائے گے شرعاً اس میں بھی گرفت نہیں تھی۔ فقیہ ملت مفتی اعظم ہند مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمہ اللہ سے سوال ہوا کہ عطار کی آمد مرحبا فیضان عطار جاری رہے گا گانا کیسا ہے؟

آپ رحمہ اللہ نے جواباً ارشاد فرمایا:

"مسلک اعلیٰ حضرت کی جگہ عطار کی آمد مرحبا فیضان عطار جاری رہے کہنا درست ہے مگر بہتر یہ ہے کہ ان نعروں کو اعلیٰ حضرت کے نعروں کے ساتھ لگایا جائے۔" (فتاویٰ فقیہ ملت، جلد 2، صفحہ 428، شبیر برادرز لاہور)

شرعی اجازت کے باوجود چونکہ یہ باتیں عوام میں تشویش کا باعث ہیں اور فی زمانہ حضور علیہ السلام کے ساتھ خاص ہیں، اس لیے علمائے اہل سنت کی اصلاح پر لبیک کہتے ہوئے دعوت اسلامی نے اسے کھلے دل سے قبول کیا جیسے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے گیارہویں شریف کے موقع پر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح قیام کے کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے اسے ناجائز و بے ادبی نہیں فرمایا بلکہ لکھا: "گیارھویں شریف میں قیام سے کوئی ممانعت شرعیہ نہیں مگر یہ تعظیم عرف مسلمین میں ذکر اقدس حضور سید علام صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے خاص ہو رہی ہے اس تخصیص کا لحاظ چاہیے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 23، صفحہ 407، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

حنیف قریشی کا محاسبہ

حنیف قریشی جس کو غازی ممتاز قادری رحمۃ اللہ علیہ سے شہرت ملی (اگرچہ حنیف قریشی نے بعد میں ممتاز قادری کے متعلق اشٹام پر تحریری براءت کر دی تھی) شروع میں یہ ممتاز قادری کے پیر مولانا الیاس عطار قادری صاحب کی بہت عزت کرتا تھا اور ان کے خلاف زبان درازی کو ممتاز قادری کا دشمن سمجھتا تھا اور لوگوں کو ممتاز قادری کے خط الیاس قادری صاحب کی عقیدت میں لکھے ہوئے پڑھ کر سناتا تھا۔

دعوت اسلامی اور امیر دعوت اسلامی سے کسی بھی گدی اور مولوی کو کوئی اختلاف نہ تھا لیکن جیسے ہی امیر اہل سنت نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کا دفاع کیا تو کئی گدیوں اور مولویوں کے اندر چھپی ہوئی رافضیت نے جوش مارا اور تب سے لے کر آج تک یہ مختلف حیلوں سے دعوت اسلامی اور مولانا الیاس قادری صاحب کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا شروع ہو گئے۔ حنیف قریشی صحابہ کرام کی شان میں گستاخیاں کرتا اور پھر توبہ کی آڑ میں جھجاہ غفاری رضی اللہ تعالی عنہ کا نام لے کر دعوت اسلامی کو زبردستی گستاخ صحابہ ثابت کرنے کی کوشش میں لگا رہا۔

تب تک حنیف قریشی کو دعوت اسلامی کے دارالافتاء اہل سنت سے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ لیکن جیسے ہی حنیف قریشی نے باغ فدک کے مسئلہ میں شیعوں کی دلیل کو نقل کر کے کہہ دیا کہ اس مسئلے کے راوی فقط حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ہیں اور دارالافتاء اہل سنت سے ایک مدلل فتوی اس پر جاری ہوا کہ اس مسئلے کے راوی فقط ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نہیں تو حنیف قریشی نے بجائے واضح الفاظ میں رجوع کرنے کے یہ جھوٹ بولا کہ میرا بیان آگے پیچھے سے کاٹا ہے جیسا کہ اس کا یہ مکر کافی پرانا ہے۔ پھر اس دن سے حنیف قریشی نے دارالافتاء اہلسنت کو نہ صرف تنقید کا نشانہ بنایا بلکہ ان پر الزام تراشیاں کرنا شروع ہو گیا۔ کبھی کہتا ہے کہ دعوت اسلامی کے مفتیان کرام حق نہیں بولتے اپنی نوکریاں بچاتے ہیں، حالانکہ ولادت امیر اہل سنت کے متعلق جو وضاحتی کلپ آیا ہے اس میں رکن شوریٰ نے واضح دارالافتاء کا اس میں شرعی رہنمائی پر شکریہ ادا کیا ہے۔ دارالافتاء اہل سنت کی دعوت اسلامی میں کیا حیثیت ہے اس کا اندازہ امیر اہل سنت کے کردار سے واضح ہے کہ آپ کئی مسائل میں دارالافتاء سے رجوع کرنے کا اور کئی مواقع پر دارالافتاء اہل سنت کے فتوی پر لبیک کہنے کا فرماتے ہیں۔

حنیف قریشی بار بار دعوت اسلامی کے دارالافتاء کو للکارتا ہے اس کو اتنا پتہ نہیں کہ جب ایک فتوی نے اسے بوکھلا کر رکھ دیا ہے اور اس کی جہالت کو عام لوگوں کے سامنے عیاں کیا ہے، بقیہ معاملات میں بھی دعوت اسلامی کے مفتیانِ کرام اگر لکھیں گے تو حنیف قریشی ایران ہی بھاگ جائے گا۔

باغ فدک کے مسئلہ پر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا اجتہادی خطا پر تھیں یا عمومی حکم پر عمل پیرا تھیں، اس بارے میں دارالافتاء اہل سنت نے اپنا کوئی مؤقف نہیں دیا۔ کتب کا مطالعہ کرنے والا عالم بخوبی جانتا ہے کہ اس بارے میں دونوں طرح کے دلائل موجود ہیں، کسی ایک پر شدت کرنا مناسب نہیں۔ لہذا اس مسئلہ کو لے کر حنیف قریشی کا دعوت اسلامی کے خلاف وہ باطل پروپیگنڈہ کرنا جو اس نیم رافضی ٹولے نے قبلہ جلالی صاحب کے خلاف کیا تھا اور اس عظیم مستند عالم دین کو معاذ اللہ گستاخ اہل بیت ٹھہرانے کی کوشش کی تھی، انتہائی مذموم عمل ہے۔

اگر حنیف قریشی کا یہ مؤقف ہے کہ ہر مفتی کو ہر مسئلہ پر بولنا چاہیے تو خود حنیف قریشی رافضی ٹولے کی خرافات کے خلاف کیوں نہیں بولتا؟ ریاض حسین شاہ جو آئے دن غیر شرعی باتیں کرتا ہے اس کی تردید کیوں نہیں کرتا؟ چمن زمان کی بونگیوں پر کیوں تائیدی انداز اپناتا ہے۔

حنیف قریشی کا مفتیانِ دعوت اسلامی کی بھاری تنخواہیں لینے اور حق بیان کرنے سے گریز کرنے نیز دعوت اسلامی کے ذمہ داران پر مالی کرپشن کا الزام لگا کر مسلمانوں کو دعوت اسلامی سے بد ظن کرنا انتہائی غلیظ اور حرام فعل تھا جس پر یقیناً اس کے پاس کوئی ثبوت نہیں، فقط سنی سنائی باتوں پر اندھا ہوا پڑا ہے۔ تاریخ میں کبھی کسی دو مرلے مکان کی رسید نہیں ہوئی، یہ دعوت اسلامی کے ذمہ دار کے بنگلے کی رسید نیفے کے پاس کیسے آگئی۔ ہر ذی شعور اس کی جہالت سے آگاہ ہو گیا ہو گا اور اس کے باطل ہونے کے لیے یہی دلیل کافی ہے کہ بنگلے کی کوئی ایک رسید نہیں ہوتی۔ تعمیرات کے دوران تو سینکڑوں رسیدیں جمع کی جاتی ہیں اور وہ بھی مالک خود جمع کر لے تو بڑی بات ہے یہ حنیف قریشی نے کیسے جمع کر لیں، یہ وہاں مزدور بھی لگا ہوتا تو ایسا نہ کر پاتا۔

اگر سنی سنائی باتوں پر جایا جائے تو حنیف قریشی اور ان کے استاد حسین الدین شاہ صاحب کے متعلق بھی لوگ بہت کچھ کہتے ہیں کیا اس پر بھی ویڈیوز بنا کر عوام کو بد ظن کیا جائے ؟؟؟؟ کہنے والے تو کہتے ہیں کہ جامعہ رضویہ ضیاء العلوم میں لاکھوں روپے چندہ آتا ہے اور رزلٹ میں حنیف قریشی جیسا نیم رافضی نکلتا ہے۔

وضاحتی ویڈیو کلپ پر حنیف قریشی کا اعتراض

ولادت امیر اہل سنت کے موقع پر لگائے جانے والے نعروں کے حوالے سے رکن شوری حاجی امین صاحب کا ایک واضح بیان آ چکا جس کو علمائے کرام نے قبول کیا اور اس کو پسند کیا، لیکن حنیف قریشی صاحب جنہوں نے خود حرام اور واضح گستاخیوں پر کبھی صاف الفاظ میں رجوع نہیں کیا بلکہ یہی الزام لگا دیتے ہیں کہ میری ویڈیو کو کاٹ کر غلط مطلب لیا گیا ہے، اس قریشی کو اس کلپ پر بھی اعتراض ہے کہ یہ کلپ مدنی چینل پر کیوں نہیں چلایا اور انتہائی بے تکی باتوں پر ایک اور ویڈیو بنائی ہے۔

حنیف قریشی صاحب کبھی اپنی طرف اور اپنے نیم رافضی ٹولے کی طرف نظر کریں، آپ جس موضوع کو لے کر اتنی اچھل کود کر رہے ہیں یہ کوئی ناجائز و حرام کام نہیں تھا، جبکہ آپ اور آپ کے ٹولے نے تو کئی باطل نظریات عام کیے اور شیعوں کو مضبوط و بے باک کیا ہے۔ آج تک ان خرافات سے رجوع نہیں کیا۔

حضرت سیدنا یحیی بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے جو صالحین یعنی نیک لوگوں کے لیے مباح (یعنی جائز چیز) کو بھی عیب سمجھتے ہیں لیکن اپنے لئے قبیح (یعنی بدترین) گناہوں کو بھی معیوب خیال نہیں کرتے۔ تو دیکھے گا کہ ان لوگوں میں کوئی خود تو غیبت، چغلی، حسد، کینہ، دھوکہ، تکبّر، اور خود پسندی کی نُحوستوں میں گرفتار ہے اور توبہ بھی نہیں کرتا جبکہ نیک لوگوں پر مباح (یعنی جائز) لباس، لذیذ کھانے اور مُباح (جائز) مٹھائی کے استِعمال پر بھی اعتِراض کرتا ہے۔" (تنبیہ المغترین، صفحہ 66)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: "دوسرے کی آنکھ کا تنکا تو تمہیں نظر آ جاتا ہے (یعنی ذرا ذرا سی بات میں اس کا عیب بیان کرتا پھرتا ہے) مگر اپنی آنکھ کا شہتیر (یعنی بڑی لکڑی، مطلب یہ کہ اپنا بہت بڑا عیب بھی) نظر نہیں آتا۔" (ذم الغیبۃ لابن ابی الدنیا، صفحہ 95، رقم 57)

حنیف قریشی اور ان جیسے تنقیدی مولوی حضرات مسلک رضا کی عدالت میں

دعوت اسلامی کے پلیٹ فارم سے جو حالیہ مسئلہ ہوا یہ شرعاناجائزو حرام نہ تھالیکن امیر اہل سنت کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اراکین شوریٰ نے اس سے رجوع کیا اور وضاحتی بیان دے دیا۔ اب اس مسئلہ کو لے کر دعوت اسلامی پر تنقید کرنا اور لوگوں کو ان سے بد ظن کرنا، مفتیان کرام اور ذمہ داران پر الزام تراشیاں کرکے دعوت اسلامی کو کمزور کرنے کی کوشش کرنا شرعا حرام اور اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کے منافی ہے۔

اعلی حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اہلسنت سے بتقدیرِ الٰہی جو ایسی لغزشِ فاحش واقع ہو اس کا اخفاء واجب ہے کہ معاذ للہ لوگ ان سے بد اعتقاد ہونگے تو جو نفع ان کی تقریر اور تحریر سے اسلام و سنت کو پہنچتا تھا اس میں خلل واقع ہو گا اس کی اشاعت اشاعتِ فاحشہ ہے اور اشاعتِ فاحشہ بنصِ قرآن عظیم حرام ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ جلد29، صفحہ 595 رضا فاؤنڈیشن لاہور)

فتاوٰی فقیہ ملت میں ایسے شخص کے متعلق سوال ہوا جو ایک ایسے ادارہ کی مخالفت کرتا ہے جو سنی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے مسلک کا پرچار کررہا ہے۔ جوابا فرمایا گیا: "ادارہ مذکور اگر واقعی صحیح طریقے سے علم دین اور مسلک اعلیٰ حضرت کی نشر و اشاعت کررہا ہو اور قوم کی دینی ضرورتوں کو پوری کرتا ہو تو ایسے ادارہ کی بلاوجہ شرعی مخالفت کرنا، چندہ وغیرہ بند کرانے کی خاطر لوگوں کو بہکانا بہت بڑا گناہ ہے۔ بلکہ ایسے ادارہ کی امداد واعانت کرنا سارے مسلمانوں کا دینی و ملی فریضہ ہے۔ اور اس کی مخالفت کرنے والا ظالم و جفاکار اور سخت گنہگار ہے، **ایسا شخص مذہبی قیادت کا قطعی حقدار نہیں بلکہ سارے مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کا سخت بائیکاٹ کریں۔** اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا سب ترک کر دیں اور ہرگز اس کی قیادت میں نہ چلیں۔"

(فتاوٰی فقیہ ملت، جلد2، صفحہ 357، شبیر برادرز، لاہور)